

پانی میں رہتے ہوئے مچھلی کی خرید و فروخت

نواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۰-۳۰ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۱-۱۳ اکتوبر ۱۹۹۶ء، جامعۃ الہدایہ، جے پور

رسول اللہ ﷺ نے پانی میں موجود مچھلیوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے، فی زمانہ مچھلیوں کے کاروبار کی بعض ایسی صورتیں مروج ہو گئی ہیں جن کے اس زمرہ میں شامل ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں اسلامک فقہ اکیڈمی کے نواں فقہی سمینار منعقدہ جامعۃ الہدایہ جے پور میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی اور درج ذیل امور طے پائے:

۱- ندی، نالے، نہریں جو کسی خاص شخص کی ملک نہیں ہوتیں بلکہ سرکار ان کو اشخاص یا کوآپریٹو سوسائٹی یا گرام پنچایت کو مخصوص مدت کے لئے بندوبست کر دیتی ہے، یہ مچھلی کے حق شکار پر ہوتا ہے؛ اس لئے یہ معاملہ عقد اجارہ کی صورت ہے اور جائز ہے، لیکن سرکار کے لئے مناسب ہے کہ ایسے تالاب کا بندوبست نہ کرے جس سے عام لوگوں کو ضرور پہنچ سکتا ہو۔

۲- پانی میں رہتے ہوئے مچھلی کو فروخت کر دینا جائز نہیں ہوگا۔ اگر بائع تالاب کی ان مچھلیوں کا مالک ہو تو اس صورت میں یہ بیع فاسد ہوگی، اور اگر بائع حسب حکم شرع ان مچھلیوں کا مالک بھی نہیں اور اسے پانی سے نکالے بغیر فروخت کرتا ہے تو یہ بیع باطل ہوگی؛ البتہ اگر حوض چھوٹا ہو اور وہ مچھلیاں آسانی کے ساتھ نکال کر خریدار کو حوالہ کی جاسکتی ہوں تو ایسی صورت میں پانی میں رہتے ہوئے مچھلی فروخت کی جاسکتی ہے۔

۳- مچھلی کے مالک ہونے کی تین صورتیں ہیں:

الف- تالاب میں مچھلیاں قدرتی طور پر آگئی ہوں اور تالاب کے مالک نے ان مچھلیوں کو روکنے کی تدبیر کی ہو۔

ب- مچھلیوں کی غرض سے تالاب بنوایا گیا ہو۔

ج- کسی شخص نے تالاب میں مچھلی کی افزائش کے لئے مچھلی کے زیرے ڈالے ہوں۔

نوٹ: مولانا شاہین جمالی صاحب (مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ) کے نزدیک موجودہ وسائل ماہی گیری، تعامل اور حاجات انسانی کی رعایت کے نقطہ نظر سے مملوکہ مچھلیاں پانی کے اندر ہوں اور تالاب ایسا ہو کہ جال اس کا احاطہ کر لے، تب ان کو پانی کے اندر بھی فروخت کرنا جائز ہے۔

